Reg. No. 835 — THE AL FAZL QADIAN — رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن


دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

# الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو


ایڈیٹر۔ غلام نبی ✻ اسسٹنٹ۔ مہر محمد خان




## فہرست مضامین




نمبر ۳۰ | مورخہ ۱۷ اکتوبر سنہ ۱۹۲۱ء | مطابق ۱۴ صفر المظفر سنہ ۱۳۴۰ھ | جلد ۹


## مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت علیل ہے۔

آریہ صاحبان کے وفد اور ایڈیٹر کے آنے پر باقاعدہ مباحثات شروع ہو گئے ہیں۔ ۱۴ تاریخ ۸½ بجے شام کے بعد ۲ گھنٹے مدرسہ احمدیہ کے صحن میں مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب حافظ روشن علی صاحب اور آریوں کی طرف سے مہاشہ دھرم بھکشو صاحب مناظر تھے۔ ۱۵ تاریخ رات کو اول دو گھنٹے ویدوں کے کامل الہامی ہونے پر اور پھر دو گھنٹے قرآن کریم کے کامل الہامی ہونے پر مباحثہ ہوا۔ ہماری طرف سے جناب شیخ عبدالرحمٰن صاحب دونوں مناظروں میں مباحث تھے۔ اور آریوں کی طرف سے پہلے مضمون پر بھی پنڈت بدھ دیو صاحب اور دوسرے میں مہاشہ دھرم بھکشو صاحب مباحث

## حضرت خلیفۃ المسیح کی ڈائری

(بسلسلہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

**شہید مرحوم کے حالات**

فرمایا:۔ سید احمد نور صاحب نے حضرت مولوی عبداللطیف مرحوم کے حالات لکھے ہیں۔ جن سے احمدیت پر ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ ایسی کتاب ہے۔ کہ چاہیئے کہ اسکو ہر شخص پڑھے۔ اور اپنے ایمان میں ترقی کرے۔ اسمیں ایک واقعہ لکھا ہے کہ یہاں سے واپسی پر شہید مرحوم نے پانچ خطوط کابل کے امیروں اور وزیروں کے نام لکھے۔ آپ نے اپنے شاگردوں میں سے ایک کو کہا کہ ان خطوط کو لے جاؤ۔ اُس نے کہا میں گھر سے کپڑے لے آؤں۔ آپ ناراض ہوئے۔ اور اس سے خط واپس لے لئے۔ میاں عبدالغفار خان مرحوم جو اب بہشتی مقبرے میں مدفون ہیں۔ کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں لیجاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے ان کو خط دئے۔ اور وہ لے گئے۔ دیکھو پہلے شخص نے انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ سردی کے خیال سے اپنے گھر سے کپڑے لانے کے متعلق اجازت چاہی تھی۔ ان سے کپڑے طلب نہیں کئے تھے۔ مگر آپ کو یہ بات بھی ناپسند آئی۔ جب تک یہ حالت پیدا نہ ہو۔ جماعت ترقی نہیں کر سکتی۔

**مبلغ کا کام**

فرمایا کہ مبلغ تو وہ ہے۔ جو پیدل چلے اور غیروں کے گھروں میں رہے اور پھر انکو تبلیغ کرے۔

(۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

**بیوہ عورت عدت میں**

مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب سے

دریافت فرمایا کہ کیا فقہاء نے لکھا ہے کہ بیوہ عورت عدت کے ایام میں بھی اپنے مکان سے نکل سکتی ہے۔ اور ساتھ ہی [illegible] فرمایا کہ حضرت مسیح موعود اجازت دیدیا کرتے تھے کہ اگر کوئی اہم کام ہو۔ تو عدت باہر جا سکتی ہے ॰

**مذہب سے بیگانگی**

آجکل علماء فوجی ملازمت کے خلاف جو فتوے دے رہے ہیں۔ اس کے متعلق فرمایا کہ ایک جگہ ایک مسلمان فوج میں لفٹنٹ بنایا گیا ہے۔ اس کو ایک احمدی نے کہا۔ علماء تو حکومت سے ترک تعاون کے فتوے دے رہے ہیں۔ اور آپ نے یہ عہدہ قبول کیا ہے۔ اس نے علماء کو مغلظ گالی دیکر کہا۔ کہ اگر وہ یہ کہتے ہیں تو میں عیسائی ہو جاؤں گا۔ اسی سلسلہ میں ایک مسلمان لیڈر کے بھائی کے متعلق فرمایا جو ایک چھاؤنی میں رہتا۔ ٹھیکیداری وغیرہ کرتا ہے۔ کہ حکام کو اس کے متعلق شک پیدا ہوا۔ تو اس نے کہدیا کہ میں تو عیسائی ہوں۔

آجکل شریعت کی ناواقفیت کے باوجود جس طرح غیر احمدی لوگ دین کے معاملات میں فتویٰ دینے میں باک نہیں کرتے اس کے متعلق مولانا قاضی سید امیر حسین صاحب نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی (حضرت عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے۔ شیخین نے اس کو لیا ہے۔ جو حصہ پڑھا گیا تھا۔ وہ یہ ہے) اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا (لوگ جاہلوں میں سے بعض کو اپنا سردار اور پیشوا بنا لینگے۔ ان سے مسائل پوچھے جائینگے۔ اور وہ بغیر علم کے فتوے دینگے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ خود بھی گمراہ ہونگے۔ اور دوسروں کو بھی گمراہ کرینگے)

**کانگرسیوں کی گرفتاری**

قاضی صاحب نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے اس الہام کا مطلب نہیں کھلتا تھا کہ ع کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے۔ یہ کس طرح ظہور پذیر ہوگا۔ ہم تو کمزور ہیں گرفتار نہیں کر سکتے۔ پھر ان کو کون گرفتار کریگا۔ مگر اب حقیقت معلوم ہوئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا کہ چودہری فتح محمد صاحب کے والد نے بھی کہا تھا کہ ہم اس الہام کا مطلب نہیں سمجھ سکتے۔ مگر اب معلوم ہوا کہ اس کا ظہور اس طرح ہو رہا ہے

(۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز مغرب)

**برتاؤ میں نرمی کرو**

ایک شخص کے یہ بات پیش کرنے پر کہ فلاں دوکاندار کے شرائط معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے پر منتظمین نے اس کی ضمانت ضبط نہیں کی۔ حضور نے فرمایا۔ کیا تم پسند کرتے ہو کہ خدا تعالیٰ بھی تم سے ایسا ہی سلوک کرے کہ جب تم اس کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرو۔ اسی وقت پکڑ کر تمہیں انتہائی سزا دی جائے۔ اگر تم یہ نہیں چاہتے تو دوکاندار کے متعلق کیوں کہتے ہو۔ کہ اسے کیوں پہلے ہی انتہائی سزا نہ دی گئی۔ انسان کا خدا تعالیٰ سے معاہدہ ہے اور دن میں کئی کئی بار اس کی خلاف ورزی کرتا ہے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ کہ جب کوئی خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرے۔ اسی وقت فرشتے اٹھا کر اُسے لے جائیں۔ اور جہنم میں ڈال دیں۔ بلکہ ایک حد تک مہلت دی جاتی ہے۔ اور پہلے چھوٹی سزائیں دیکر متنبہ کیا جاتا ہے۔ ہاں جب کوئی باز نہیں آتا اور نافرمانیوں میں بڑھتا رہتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ اسکو پکڑتا ہے ॰

تمہیں جن لوگوں کے ساتھ معاملات پڑتے ہیں اور جو تمہارا کوئی قصور کرتے ہیں۔ ان کے ساتھ نرمی سے برتاؤ کرنا چاہیئے ॰

(۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز عصر)

**بیعت**

ظہر کے وقت عرض کیا گیا تھا کہ بعض لوگ بیعت کے لئے حاضر ہیں۔ فرمایا عصر کے وقت بیعت ہوگی۔ چنانچہ عصر کی نماز کے بعد فرمایا جن دوستوں نے بیعت کرنی ہے۔ وہ آگے آجائیں۔ مبایعین کے نام یہ ہیں۔

(۱) حمد اللہ خان صاحب۔ خورشید [illegible] (۲) محمد حسین صاحب نومسلم۔ ساکن کولیپ۔ ضلع سیالکوٹ۔ (۳) عبد الرحمن صاحب ساکن اروپ۔ گوجرانوالہ۔ (۴) محمد حسین صاحب ساکن [illegible]۔ ضلع گوجرانوالہ (۵) غلام محمد صاحب ساکن بستی مندرانی۔ ضلع ڈیرہ غازیخان ॰

(۸۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ بعد نماز ظہر)

**مولوی عبد الباری صاحب سے ملاقات کا ذکر**

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے عرض کیا کہ لکھنؤ میں ہم لوگ مولوی عبد الباری صاحب سے ملے۔ اُن سے پوچھا گیا۔ کہ جناب کا حضرت مرزا صاحب کے متعلق کیا خیال ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ کہ میں مرزا صاحب کو کامل صوفی اور بہت بڑا عالم اور باعمل سمجھتا ہوں۔ اور دعویٰ کے متعلق یہ خیال ہے کہ انکو اس مقام پر غلطی لگی ہے۔ پوچھا گیا۔ جناب بیان فرمائیں کہ کس طرح۔ انہوں نے کہا کہ مباحثہ کی صورت ہو جائیگی۔ جس کو میں پسند نہیں کرتا۔ مولوی عبد الباری صاحب نے پان پیش کئے۔ جناب سید ولی اللہ شاہ صاحب نے کہا کہ میں تو پان نہیں کھا سکتا۔ [illegible] عطر پیش کیا۔ شاہ صاحب نے یہ حدیث پڑھی۔ حبب الی من دنیاکم ثلث الطیب والنساء وقرة عینی فی الصلوٰة۔ جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ صلوٰۃ کو دنیاوی چیزوں میں کیوں شامل کیا گیا۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ آپ ہی بتائیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارا مقام استفادہ ہے اور آپ کا افادہ۔ کیونکہ ہم آپ کے پاس آئے ہیں۔ اس پر مولوی صاحب نے بتایا کہ چونکہ نماز کا تعلق نفس سے ہے۔ اس لئے اسکو دنیاوی باتوں میں داخل کیا۔ پھر مولوی غلام رسول صاحب نے بھی ایک مطلب بیان کیا۔ جس پر مولوی عبد الباری صاحب نے جزاک اللہ کہا ॰

**ایک حدیث کا مطلب**

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ ہمیں تو وہ مطلب پسند ہے۔ جو حضرت مولوی صاحب (خلیفہ اول رضی اللہ عنہ) نے فرمایا تھا۔ کہ دنیاوی چیزوں میں خوشبو اور بیویاں اور قرة عینی یعنے لڑکی فاطمہؓ فی الصلوٰة جو اس وقت نماز میں مشغول ہے۔ پسند ہیں۔ فرمایا۔ اس وقت حضرت فاطمہ نماز پڑھ رہی تھیں ॰

مولوی ابراہیم صاحب نے دریافت کیا کہ کیا یہ تحقیق ہے۔ کہ حضرت فاطمہ اسوقت نماز پڑھ رہی تھیں۔ فرمایا۔ میری ذاتی تحقیق تو اس کے متعلق نہیں [illegible] حضرت مولوی صاحب یہی فرماتے تھے ॰

(باقی آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۷ - اکتوبر ۱۹۲۱ء

# مسلمانوں کی خانہ جنگی میں احمدیوں کا حصہ نہیں

ایک صاحب نے ۵ - اکتوبر کے وکیل میں مسلمانوں کی خانہ جنگی پر افسوس ظاہر کیا ہے - اور درد دل سے مجبور ہو کر بہت کچھ لکھا ہے - چونکہ اس مضمون میں احمدیوں کا بھی ذکر ہے اسلیئے میں چاہتا ہوں - کہ اس بارے میں احمدیوں کی جو پوزیشن ہے - وہ مضمون نویس صاحب اور عام مسلمانوں پر واضح کردوں ؛

احمدیت کی بنا ہی اس بات پر ہے - کہ نہ صرف مسلمانوں کے نام نہاد فرقوں کو بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو کلمہ واحد پر جمع کیا جائے - اور انہیں توحید و اتحاد کے ایک جھنڈے تلے لایا جائے - پس جو جماعت اس مقصد کو لے کر اٹھی ہو اس کے لیئے یہ کہنا کیونکر جائز ہو سکتا ہے - کہ وہ بھی دوسرے مدعیان اسلام فرقوں کی مانند خانہ جنگی میں مبتلا ہے - وسیع الخیالی اور فراخ دلی کے لئے کوئی نمونہ قرار دے لیا جائے تو بحث مختصر ہوگی - کیونکہ ہر شخص کے نقطۂ خیال کے مطابق اس اصل پر کاربند ہونا مشکل ہے - ہم اسی حد تک وسیع الخیالی سے کام لے سکتے ہیں - جس حد تک شریعت اسلام اجازت دیتی ہے - مضمون نگار صاحب موصوف نے ایک مثال دی ہے کہ کسی غیر احمدی کی غیر احمدی ماں فوت ہو گئی - ایک احمدی نے اس کے لئے کہدیا کہ خدا مغفرت فرمائے بخش دے - تو دوسرے احمدی اس کے گرد ہو گئے یا غیر احمدی باپ فوت ہوتا ہے - اور احمدی بیٹے رہ جاتے ہیں - مگر جنازہ میں شریک نہیں ہو سکتے - اس کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ یہ طرز عمل جس قانون پر مبنی ہے - وہ نہ تو کسی احمدی نے بنایا - نہ احمدیوں کے مقتدا حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے اس قانون کا لانیوالا وہی خاتم النبیین ہے - جس کی وسعت قلبی اور فراخ حوصلگی کا ایک زمانہ قائل ہے - اور مضمون نگار صاحب بھی اسی کا کلمہ پڑھتے اور اس کی اتباع کا دم بھرتے ہیں قانون یہ ہے کہ :-

۱ - کہ انبیاء علیہم السلام میں سے ایک نبی کا بھی انکار کیا جائے - تو انسان دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے -

۲ - جو شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو - بعد از موت اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں -

احمدیوں کی پوزیشن یہ ہے کہ :-

۱ - کہ وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو ایسا ہی نبی (بلحاظ حقیقت نبوت) مانتے ہیں - جیسے حضرت محمد مصطفےٰ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نبی تھے ؛

۲ - اس لئے جو شخص حضرت مرزا صاحب کا انکار کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے - اس کے لئے دعا استغفار جائز نہیں - اب اس طرز عمل سے جو شخص احمدیوں پر تنگ خیالی کا الزام لگاتا ہے - وہ مہربانی فرما کر یہ دیکھے - کہ احمدی اس قانون الٰہی کے پیرو ہیں - جو مرسلین کے خاتم محمد رسول اللہ پر نازل ہوا - اسلئے یہ تنگ خیالی کا الزام درحقیقت احمدیوں پر نہیں - بلکہ مقنن اعظم حضرت محمد رسول اللہ پر پڑتا ہے - بلکہ مجھے یوں کہنا چاہیئے کہ معترض کے نقطۂ خیال سے خدا تعالےٰ پر پڑتا ہے - پس اس شخص کی وسعت قلبی کا کیا کہنا جو خدا اور اس کے رسول پر بھی تنگ دلی کا الزام لگائے ؛

میں نے ان صاحب کی تحریریں پہلے بھی پڑھی ہیں اور کچھ اور لوگ بھی ایسے ہیں - جو اس قسم کے مضمون لکھ کر اپنی وسیع الخیالی کا ثبوت دینے کی کوشش کرتے رہتے ہیں - مگر افسوس ہے - کہ وہ اعتراض کرتے ہوئے احمدیوں کی پوزیشن بالکل بھول جاتے ہیں - وہ احمدیوں کو یہ تو کہہ سکتے ہیں کہ آپ مرزا غلام احمد کو نبی کیوں مانتے ہیں؟ مگر یہ نہیں کہہ سکتے - کہ مرزا صاحب کو نبی مان کر نہ ماننے والوں کو کافر کیوں سمجھتے ہو - کیونکہ یہ قانون احمدیوں یا ان کے امام نے نہیں بنایا - کہ ایک نبی کے انکار سے انسان دائرہ اسلام کے اندر نہیں رہتا - باہر ہو جاتا ہے - بلکہ اس قانون کا بنانیوالا خداوند زمین و آسمان ہے - اور اس قانون کا لانیوالا وہ مقدس انسان ہے - جس کی وسعت قلبی کو مضمون نویس صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں - اسی طرح کسی غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا یا اس کے لئے استغفار نہ کرنا یہ قانون بھی احمدیوں کا خود ساختہ نہیں - وہ قرآن مجید میں صاف پڑھتے ہیں - ماکان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین ولو کانوا اولی قربیٰ من بعد ما تبین لھم انھم اصحٰب الجحیم - پس وہ اس کی خلاف ورزی کیونکر کر سکتے ہیں - اگر کسی کو اس پر اعتراض ہے - تو وہ ہماری صحیح پوزیشن پر غور کرتا ہوا ہمیں تو معاف فرمائے - اور اسلام پر اعتراض کرے - اور اپنی یہ منطق کہ اسقدر تنگدلی جو کلمۂ مغفرت سے بھی عار ہے - وہاں چلائے - شاید کوئی صاحب کہدیں کہ یہ تو مشرکین کے لئے ہے - مگر میں قرآن مجید سے دکھا سکتا ہوں - کہ کلمہ پڑھنے والوں کے لئے بھی دعائے مغفرت و جنازہ کی ممانعت فرمادی گئی ہے - ارشاد ہوتا ہے - ولا تصل علےٰ احدٍ منھم مات ابدًا ولا تقم علےٰ قبرہٖ - آپ زبان سے کلمہ پڑھ لینے اور قبلہ کی طرف منہ کر دینے سے پکا مسلمان بنا دیتے ہیں - مگر قرآنی فتویٰ باوجود اس کے یہ ہے - انھم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وھم فاسقون ؛

الغرض صاحب موصوف ہمیں قائل کریں - مگر شریعت اسلامیہ کے حدود کے اندر - وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ پیش کریں - ہم اس کے اتباع کے لئے تیار ہیں - یہ مثالیں تو ملتی ہیں - کہ رسول کریمؐ نے اپنی مسجد میں عیسائیوں کو گرجا کرنے کی اجازت دی - یہودی کا جنازہ دیکھ کر کھڑے ہو گئے - مگر آپ یہ کہیں نہیں پائینگے کہ رسول کریمؐ یا ان کے صحابہ نے عیسائیوں کے گرجا میں ان کے ساتھ نماز پڑھ لی یا یہودیوں کے صومعہ میں فراخدلی کا یوں ثبوت دیا کہ چلو یہ بھی اسی خدائے واحد کو مانتے ہیں آج ان کے ساتھ نماز پڑھ لیتے ہیں - اور نہ یوں کیا کہ

کسی یہودی کا جنازہ پڑھ لیا۔ اس دلیل کے رُو سے کہ وہ بھی خدا کا پرستار تھا۔ خاموش تھا۔ خدا کے نبی کو گالیاں تو نہ دیتا تھا غیر احمدیوں کا جو سلوک ہمارے ۔ وہ ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہیں کر سکتے۔ مثلاً مسجد میں نماز پڑھنے پر مارنا پیٹنا واعظ توحید و مبلغ حق کو ایذا رسانی۔ وغیرہ ذالک جیسا کہ مضمون ذیل میں صاحب نے ہمارے مخالفین کے متعلق خود لکھا ہو کہ :-

"مسجدیں جنہیں خدا کا گھر کہتے ہیں اسمیں اغیار آجائیں منبروں پر بیٹھیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن اگر کوئی کلمہ گو آجائے۔ تو بیک بینی و دو گوش گھسیٹ کر باہر نکال دیا جائے۔ اور آنیوالا آیا کیوں اس واسطے کہ نماز ادا کرے"

اسمیں اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ جو حال میں امرتسر کے متعلق مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہلحدیث اور دوسرے اخباروں نے بڑے فخر اور ناز سے شایع کیا۔

پھر لکھا ہے :-

"ایک فرقہ کے لوگ اپنے عقائد کی اشاعت کے واسطے کسی اور شہر میں جاتے ہیں۔ اعدان کے دروازے پر گدھا کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ یہ ہے اسلامی مناظرین کا سلوک اسلامی اور مسافر نوازی"

اسمیں مسلمانوں کے دینی علوم کے مرکز دیو بند کے علماء کے اس سلوک کی طرف اشارہ ہے۔ جو انہوں نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ہمارے مبلغین سے کیا۔

اس کے مقابلہ میں ہمارا طرز عمل رسول کریم کے نمونہ کے عین مطابق ہے ہم مضمون نویس صاحب سے دوبارہ درخواست کریں گا کہ وہ اس موضوع پر خوب غور فرمادیں۔ اور احمدیوں پر از روئے قوانین شریعت اسلامیہ الزام ثابت کریں۔ اور اس بات کو زیر نظر رکھ کر ... لکھیں کہ احمدی دوسرے مدعیان اسلام کے مقابل اس پوزیشن میں ہیں جس میں حضرت عیسےٰ کے متبعین یہود کے مقابل تھے۔ ہاں یہ بھی خیال ہے کہ ایک فرقہ دوسرے فرقہ پر فروعی اختلاف کی وجہ سے تبرا بازی کرتا ہے۔ مگر ہمیں آپ بھی تو اسی رستے پر نہیں چل رہے جو مسلمانوں کے تمام فرقوں کو دین سے برگشتہ (یہ لفظ کافر ہی کا ترجمہ ہے) اور مفسد مفتن وغیرہ قرار دے رہے ہیں۔ اگر آپکے پاس ایسا لکھنے کی وجوہات ہیں تو شاید ان فرقوں کے پاس اس سے بڑھ کر وجوہات ہونگی :

اکمل قادیان

## ہندو مسلمانوں میں کس نے اپنے اصول کو قربان کیا

۲۵ ستمبر کے پرکاش نے لکھا :-

"آج تک کسی مسلمان لیڈر نے اتحاد کی خاطر اپنے اصول کو قربان نہیں کیا۔ لیکن ہندو ہیں جو چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے اصول سے برگشتہ ہونے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں"

اور اس کی مثال یہ پیش کی کہ :-

"بے اصولا پن پولٹیکل پلیٹ فارموں پر روز بروز بڑھ رہا ہے۔ ہندوؤں کے اصولوں میں ہیلتھ سوسائیٹی اور حفظ صحت میں بھی یہ سراسر ناجائز ہے کہ کوئی ایک دوسرے کا جھوٹا کھائے یا پیئے۔ لیکن پولٹیکل پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر بعض ہندو لیکچرار اس اصول کو توڑ رہے ہیں۔ وہ ایک مسلمان کا جھوٹا پانی پینا اپنے لئے باعث فخر اور موجب اتحاد سمجھتے ہیں"

اسپر ہمعصر وکیل نے ۲۸ ستمبر کے پرچہ میں ایک ایڈیٹوریل بعنوان "اتحاد کی خاطر اصول کی قربانی" لکھا ہے جسمیں وہ ہندوؤں کے رویہ کے متعلق مندرجہ ذیل بیان پیش کرتا ہے :-

"ہمیں خوب یاد ہے کہ ایک موقع پر ایک مسلمان بیرسٹر نے ایک ہندو بیرسٹر کے جھوٹے برتن میں پانی پی لیا لیکن جب ہندو بیرسٹر کی باری آئی۔ تو اس نے صاف کہدیا کہ بھئی یہ ہم سے نہیں ہو سکتا"

اس بیان سے واضح ہے کہ ایک ولایت کا تعلیم یافتہ آزاد خیال ہندو بھی اپنے مذہب کا کس سختی سے پابند ہے۔ مگر اس کے مقابلہ میں ہمعصر موصوف مسلمانوں کے رویہ کے متعلق لکھتا ہے اور سچ لکھتا ہے کہ :-

"مسلمانوں نے اس اتحاد کی خاطر حلال چیزوں کو اپنے اوپر حرام کر لیا۔ اور مذہبی اصول تک کو پس پشت ڈال دیا"

دونوں ہمعصر اپنے اپنے ہم قوموں کو الزام دیتے ہیں۔ مگر جہانتک واقعات کا تعلق ہے۔ ہم وکیل کے بیان کی صداقت کو تسلیم کرتے اور مسلمانوں کو ایسا ہی دیکھ رہے ہیں۔ کیا اس حالت سے مسلمان کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں مسلمانوں کی ہی بے راہ روی تھی جس کے باعث خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں ان کے لئے ایک نبی کو مبعوث فرمایا جس نے کہ انکو انکی غفلتوں پر آگاہ کیا۔ اور دین کی طرف بلایا۔ لیکن افسوس مسلمان انکی باتوں پر کان نہیں دہرتے جس کا نتیجہ یہ ہو رہا ہے کہ دن بدن اسلام سے دُور بلکہ نفور ہو رہے ہیں :

## یہودیوں کی طرح بے خانمان ہونے کا خطرہ

"مینز مسٹر محمد علی سے (جو انگلستان میں خلافت کے سفیر تھے) کہا کہ آپکو یہ خوف ہو کہ آپ بھی یہودیوں کی طرح بے خانمان ہو جائینگے۔ اور انہی کی طرح دنیا میں حقارت کی نظر سے دیکھے جائینگے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ یہ بالکل صحیح ہے۔ اور اس حالت کے مقابلہ میں ہم پہلے ہی مر جانا بہتر سمجھتے ہیں" (ہمدم بہ ترجمہ)

یہ کرنیل ویجوڈ ممبر پارلیمنٹ کی ایک کتاب کا اقتباس ہے۔ جو انہوں نے اپنی سیاحت ہند کے تجارب کے بیان میں بنام "ہندوستان اور برطانوی جمہوریہ کا مستقبل" شایع کی ہے۔ اس اقتباس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ آجکل مسلمان بھائی جو غلطی پر غلطی بلکہ مرتکب ہو رہے ہیں۔ انکی وجہ مایوسی ہے۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے ہیں کہ موجودہ ناکامیوں کا نتیجہ ان کے لئے آئندہ یہودیوں کی مانند مغضوب دور زندگی لانیوالا ہے۔ آہ! اگر ان لوگوں کو خدا کے وعدوں پر یقین ہوتا تو ان کو یہ خطرہ لاحق نہ ہوتا۔ خدا نے آخری مسیح کے بھیجنے کا وعدہ دیا۔ تاکہ یہ لوگ یہود یانہ انجام سے بچ سکیں۔ اور اس وعدہ کا ایفا بھی کر دیا۔ مگر یہ اب تک آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں اور غاروں کو جھانک رہے ہیں۔ لیکن ؎

رکھ کر بیٹھو آسمان پر اب کوئی آتا نہیں ٭ عمر دنیا سے بھی اب ہے آگیا ہفتم ہزار

اسکے آتے آتے دیں کا ہوگیا قصہ تمام ٭ کیا وہ تب آئیگا جب دیکھیگا اس بن کا مزار

کشتیٔ اسلام بے لطف خدا اب غرق ہے ٭ اے جنوں کچھ کام کر بیکار ہیں عقلوں کے وار

اب جو لوگ زمین پر خدا کے موعود کو تلاش نہیں کرینگے ان کا وہی انجام ہو گا۔ جو ان سے پہلے آسمان کی طرف دیکھنے والوں کا ہوا۔ مگر جو لوگ خدا پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ اور جنھوں نے خدا کے نبیوں کی سنت کو سمجھا ہے۔ انہوں نے وقت پر نازل ہونیوالے نور کو شناخت کر لیا ہے۔ وہ دیکھ رہے ہیں کہ یہ بظاہر ناکامیاں حقیقی کامیابی کی طرف لیجا رہی ہیں۔ انہوں نے نا امیدیوں میں امید کی روشنی کو دیکھ لیا ہے۔ اور خدا کے مسیح کی زبان سے سن رہے ہیں کہ ؎

باغ مرجھایا ہوا تھا گر گئے تھے سب ثمر ٭ میں خدا کا فضل لایا پھر ہوئے پیدا ثمار

مرہم عیسےٰ نے دی تھی محض عیسےٰ کو شفا ٭ میری مرہم سے شفا پائیگا ہر ملک و دیار

# خطبہ جمعہ

## اپنے اندر فوراً تبدیلی پیدا کرو

### از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ

فرمودہ ۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء

(حضور کو دکھا کر شائع کیا گیا۔)

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

#### ہر کام کا ایک ذریعہ ہے

انسان کی ترقی اور اس کی کامیابی اور خدا کے حضور سرخرو ہونے کے لئے کچھ قواعد مقرر ہیں۔ ان کی نگہداشت کے بغیر نہ ترقی ہو سکتی ہے۔ نہ انسان کامیاب ہو سکتا ہے اور نہ خدا کے حضور سرخرو ہو سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب باتیں ناممکن ہو جاتی ہیں۔ جب تک اس رستہ کو اختیار نہ کیا جائے کوئی کامیاب نہیں ہو سکتا۔ خالی زور کسی جگہ کام نہیں آتا آج علوم کی ترقی میں جاہل سے جاہل انسان بھی جانتا ہے کہ زور تدبیر کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے پہلوانوں کو چنے کے برابر گولی ختم کر سکتی ہے۔ گاؤں کے گاؤں کا صفایا آنکھ سے نظر نہ آنیوالے کیڑوں کے ذریعہ ڈاکٹر اور سائنس دان لوگ کر سکتے ہیں۔ یہ جنگ جو جرمن فرانس اور انگلستان وغیرہ ممالک کے درمیان ہوئی اس میں جانبین نے ایک دوسرے کے مقابلہ میں اس طریق کو اختیار کیا کہیں تپ محرقہ کے جراثیم اور کہیں ہیضہ کے جراثیم سے اپنے بنی نوع کی جانیں لیں۔ یہ وہ ہتھیار تھے جو نظر نہ آتے تھے۔ مگر کس طرح ان سے ہزاروں آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

ریل کا ایک انجن اسقدر وزن کھینچکر لیجاتا ہے کہ پچاس ہاتھی بھی اتنے بوجھ کو جنبش نہیں دے سکتے۔ یہ سب تدبیر کے کھیل ہیں۔

#### شریعت اسلام کی فضیلت

غرض ہر ایک کام جو زور سے نہیں ہو سکتا تدبیر سے احسن طور سے ہو سکتا ہے۔ اسی نکتہ کو نہ سمجھنے کے باعث لوگوں نے اسلامی عبادات کی حقیقت کو نہیں سمجھا۔ اسلام نے پانچ وقت نماز فرض کی ہے مگر یہی نماز بعض اوقات میں پڑھنی ناجائز قرار دی ہے۔ روزے رکھنے حلال ہیں۔ اور فرض ہیں مگر زیادہ سے زیادہ اگر کوئی روزے رکھنے چاہے تو ایک دن چھوڑ کر روزہ رکھ سکتا ہے ہمیشہ روزہ نہیں رکھا جاسکتا۔ اور بعض ایام میں قطعاً حرام قرار دیا گیا ہے۔ اپنے اموال کا غرباء میں تقسیم کرنا ثواب کا موجب ٹھہرایا۔ بلکہ بعض اوقات فرض کیا ہے مگر مرنے والے کو اپنے مال کے ایک ثلث سے زیادہ دینے کی ممانعت کی ہے۔ تو عبادات مقرر کی ہیں۔ اور ان پر زور دیا ہے مگر انہی عبادتوں کے بجالانے سے دوسرے وقت میں روک بھی دیا ہے۔ لیکن اسلام کے مقابلہ میں دوسرے مذاہب نے اس نکتہ کو نہیں سمجھا بعض نے رات کی عبادت کو ضروری بتایا اور کہدیا کہ ساری رات الٹے لٹکتے رہو یا کھڑے رہو۔ بعض نے مال خدا کی راہ میں دینے کا حکم دیا اور کہدیا کہ سارے کا سارا [illegible] دو روزے کا حکم دیا اور ساری عمر کے لئے دیا۔

غرض اسلام نے عبادت کو ایک گر اور قاعدے کے ماتحت رکھا ہے۔ تا کہ اس کا کوئی نتیجہ اور فائدہ مترتب ہو۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ تم ایک گز زمین میں دس من غلہ اگر ڈھیر کر دو اور توقع یہ رکھو کہ اس سے بہت سا غلہ پیدا ہو گا۔ تو یہ غلطی ہو گی بلکہ اس دس من کی بجائے ایک چھٹانک غلہ اتنی زمین میں ڈالا جائے تو وہ اس دس من سے زیادہ پھل دیگا۔ کیونکہ یہ بھی قاعدہ ہے کہ ایک بیج جو زمین میں ڈالا جائے اس میں سے ہر ایک دانے میں کچھ فاصلہ ہونا چاہیئے گیہوں یا مکی۔ یا باجرہ یا کوئی اور جنس من بھر زمین میں ڈال دیگا مگر اور اس قاعدے کو مد نظر رکھا جائے تب وہ نتیجہ ہو گی۔ من بھر وہ کام نہیں دے سکتا جو قاعدے کے ماتحت ڈالا ہوا ایک چھٹانک دے سکتا ہے۔

#### خدا اپنے بتائے ہوئے طریق سے ملتا ہے

بہت لوگ ہیں جو اس نکتہ کو نہیں سمجھتے وہ خدا کو خود ساختہ اور ایسے رستوں سے ملنا چاہتے ہیں جن سے وہ نہیں ملتا۔ خود قاعدے بناتے ہیں۔ اور قدرتی اور خود خدا کے بتلائے ہوئے قاعدوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ مگر ان سے کہاں خدا مل سکتا ہے۔ اسطرح تو خواہ ساری عمر لٹکتے رہو۔ خواہ سارا مال اپنے بنی نوع کی خاطر قربان کر دو۔ خواہ تم کتنا ہی خوف ظاہر کرو۔ عبادت میں سختی اٹھاؤ اپنا مال خرچ کرنا خدا سے خوف ظاہر کرنا جب اس طریق پر ہوگا جس طریق پر خدا نے بتایا ہے۔ تو اسکا کوئی مفید نتیجہ ہوگا۔ زکوۃ دو۔ مگر اسطرح دو جس طرح خدا اور رسول نے بتایا ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو تجھے مذہب والے دوسرے مذاہب کے مقابلہ میں کم عبادت کرتے ہیں۔ غیر احمدی تم سے زیادہ نمازیں پڑھتے ہیں تم سے زیادہ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ تم سے زیادہ حاجی ہیں۔ تم سے زیادہ شب بیدار اور تسبیح خواں بھی ان میں سے اکثروں کی تسبیح کو اگر بچھایا جائے تو اس سارے صحن میں پھیل جائے۔ وہ ہزار ہزار دانے اور اس سے بھی زیادہ کی تسبیح پڑھتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے وہ خدا رسیدہ نہیں ہیں۔ وہ راتوں کو کھڑے ہوتے ہیں۔ اور ان کے پاؤں سوج کر پھٹنے کے قریب ہو جاتے ہیں۔ وہ روزے رکھتے ہیں بھوک سے ان کی کمریں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور آنکھیں گڑھوں میں دھنس جاتی ہیں۔ باوجود اس کے ان میں سے بہت سے ابلیس سے کم نہیں ہوتے۔ وہ کرتے ہیں۔ اور بہت کچھ کرتے ہیں۔ مگر جس قدر کرتے ہیں وہ خدا کے حکم اور رسول کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق نہیں کرتے دیکھو اگر تم قاعدے سے کام لو تو ایک دیا سلائی سے ایک بڑے جنگل کو آگ لگا سکتے ہو لیکن اگر قاعدے سے کام نہ لو تو ایک سبز درخت کا جلانا بھی مشکل ہے۔ اگر دیا سلائی کو خشک پتوں یا باریک ٹہنیوں میں لگاؤ اور پھر ان پر بتدریج موٹی لکڑیاں رکھتے جاؤ تو وہ دیا سلائی جنگل کے لئے کافی ہوگی۔ لیکن اگر آگ کے ڈھیر میں سبز درخت کاٹ کر ڈالدو تو وہ بھی نہیں جلیگا۔ اگرچہ دیا سلائی اور آگ کے ڈھیر میں بہت بڑا فرق ہے۔

#### ہر احمدی کے سوچنے کی بات

پس خوب یاد رکھو کہ خدا تب ہی ملتا ہے جب خدا کے مقرر کردہ ذرائع کے مطابق عمل کیا جائے۔ مگر بہت ہیں جنہوں نے اسپر عمل نہیں کیا اور نہ اسپر غور کیا ہے۔ زبان پر ان کے احمدیت ہے۔

مگر دل میں نہیں۔ ایسے بہت کم ہیں جنہوں نے کچھ حاصل کیا ہے۔ اور بہت ہی کم ہیں جنکے چہروں پر مجھے ایمان نظر آتا ہے ان کے دل یقین سے خالی ہیں۔ وہ یقین جس سے خدا ملتا ہے میں نے تمہاری حالت پر اس وقت بھی غور کیا جبکہ مجھ پر تمہاری کسی قسم کی ذمہ داری نہ تھی۔ اور اس وقت بھی غور کیا جبکہ تمہاری تمامتر ذمہ داری مجھ ہی پر پڑ گئی۔ لیکن میں نے تمہیں دونوں زمانوں میں یکجا پایا۔

**مسیح موعودؑ کیا فرماتے ہیں**

اور اس بات کو مشاہدہ کیا جو مسیح موعودؑ کے منہ سے تمہارے متعلق نکلی تھی۔ کہ میں جدھر تمہیں لیجانا چاہتا ہوں ابھی تو تم نے ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ بعض نادان کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کرینگے۔ میں کہتا ہوں کہ مومن کے حق میں جو بری پیشگوئی ہو مومن کا فرض نہیں ہوتا کہ اس کو پورا کرے مومن کا یہ تو فرض ہوتا ہے کہ اگر اسکے متعلق یہ پیشگوئی ہو کہ وہ خدا کی راہ میں روپیہ دیگا۔ یا جائداد کو خدا کی رضا کے لئے لٹا دیگا۔ تو وہ اس کے دینے میں سستی نہ کرے اور اس وقت کا منتظر نہ رہے کہ آسمان سے فرشتہ آئے۔ اور اس سے جائداد چھڑا دے۔ بلکہ چاہئے کہ خود چھوڑ دے تاکہ اسکو ثواب ملیں اول یہ کہ اس نے خدا کے دین کی خدمت کی اور دوسرے یہ کہ اس نے اس اچھی پیشگوئی کو پورا کیا۔

لیکن ایسی پیشگوئی اگر اسکے متعلق ہو کہ یہ فلاں کو قتل کریگا یا اس سے اور کوئی بدی یا گناہ کا کام سرزد ہوگا۔ تو اسکا فرض ہے کہ اسکو ٹلانے کے لئے خدا کے حضور میں سر رکھے اور اپنی ناک کو اس قدر رگڑے کہ خواہ وہ گل جائے یا گھس جائے مگر اس وقت تک سر نہ اٹھائے۔ جب تک کہ خدا تعالیٰ کا یہ وعید اس سے نہ ٹل جائے۔ پس اگر کوئی نادان کہدے کہ ہم اس پیشگوئی کو پورا کرینگے۔ تو ایسا کہنا اس کی جہالت اور نادانی ہوگی۔ نیز میں یہ کہتا ہوں کہ مسیح موعودؑ کا یہ فرمان کہ جدھر میں بلاتا ہوں یا لیجانا چاہتا ہوں تم میں سے بہتوں نے ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ یہ طور پیشگوئی نہیں ہے۔ بلکہ آپ نے پچھلا واقعہ بیان فرمایا ہے۔ کہ تم نے ابھی ادھر منہ بھی نہیں کیا۔ یہ تو تمہاری اسوقت کی حالت کا اظہار ہے۔ اب دیکھو مسیح موعودؑ کا زمانہ گذر گیا۔ اور اس کے خلیفہ اول کا زمانہ بھی گذر گیا۔ اب تم دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں سے گذر رہے ہو تم نے اب بھی ادھر منہ نہیں کیا پھر تم ہی بتاؤ کہ اگر تم نے اب تک ادھر منہ نہیں کیا تو وہ کونسا وقت آئیگا۔ جب تم ادھر منہ کروگے۔ اور عجیب کہ ابھی تم نے منہ بھی ادھر نہیں کیا۔ تو نہیں معلوم وہ کونسا زمانہ ہوگا جو تم اس راستہ پر چلوگے۔ کیا تم لوگوں نے زندگی کا ٹھیکہ لے لیا ہے۔ کہ تم نہیں مروگے جب تک کہ تم اپنے مقصد کو نہ پا لو۔ اس لئے تم سستی کرتے ہو کہ موت کے وقت اپنا کام کر لینگے۔ تمہاری غفلتیں کب دور ہوں گی تم کب اپنے مقصد کو پاؤگے وہ کیا تبدیلی آئیگی۔ اور کب آئیگی جب تم مسیح موعودؑ کے بتائے ہوئے راستے پر چلوگے۔

**کیا ہم مومن اور مسلم ہیں**

مومن اور مسلم کے الفاظ سے ہی تمہارے فرائض کا پتہ لگتا ہے مگر تم اس پر غور نہیں کرتے۔ مسلم کہتے ہیں فرمانبردار کو ایسا فرمانبردار جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کردے۔ مومن اسکو کہتے ہیں جسکو خدا پر کامل یقین ہو۔ جو امن میں ہو اور دنیا کو امن دینے والا ہو لیکن تم میں سے ہر ایک اپنی حالت پر غور کرے کہ کیا تم میں یہ حالت ہے کہ تم ان صفات کو اپنے اندر پاتے ہو؟ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم کو ابتلا آجاتا ہے۔ ترقی نہ ملے تو تمہارا ایمان خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔ معمولی باتوں پر جو لوگ کہتے ہیں کہ انکو ابتلا آگیا وہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ وہ ابتلا برداشت نہیں کرسکتے اگر کہیں کہ بڑی بڑی ٹھوکریں انھوں نے کھائیں۔ اور سلامت رہے تو میں کہونگا کہ وہ ٹھوکریں ان کے لئے ابتلا نہ تھیں ان کے لئے یہی ابتلا تھا جس کو برداشت نہ کرسکے۔ کیا ترقی کا نہ ہونا یا کسی اور معاملہ میں ان کی خواہش کا پورا نہ ہونا ایسا ہے جس سے ان کا ایمان متزلزل ہو جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جنکا مسیح موعودؑ کی آمد یا صداقت سے کوئی تعلق نہیں تم میں سے بڑے بڑوں کو یعنی ان کو جو دوسروں کو بڑے اور اہل الرائے نظر آتے ہیں۔ مسیح موعودؑ پر شک پیدا ہو جاتا ہے۔

**صحابہ میں ثابت قدم بہت تھے**

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسی کمزوریاں ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہیں تو اس قسم کی کمزوریاں تو صحابہ میں بھی تھیں۔ مگر میں کہتا ہوں بعض صحابہ نے بھی کمزوریاں دکھائیں لیکن کمزوریاں دکھلانے والوں کے مقابلہ میں ثبات اور جرات ایمانی دکھانے والوں کی تعداد بہت اور بہت زیادہ ہے۔ تم میں سے تو کمزوریاں دکھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔ اور صحابہ میں جرات ایمانی دکھانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تم میں ثبات دکھانے والے ایک دو ہیں تو وہ بھی ہندوستان سے باہر ہیں۔ تم میں کم ہیں جن کے متعلق میرا دل گواہی دیتا ہو کہ وہ خواہ کیسے ہی حالات میں سے گذریں۔ ان پر کوئی ابتلا نہیں آسکتا۔

**تم میں بہت ابتک مؤلفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہیں۔**

تم میں ابھی ایسے لوگ ہیں جو توقع رکھتے ہیں کہ ان سے مؤلفۃ القلوب والا معاملہ کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانہ میں ایک شخص جو کئی برس سے مسلمان ہو چکا تھا مجھے کہنے لگا مؤلفۃ القلوب سے مراد۔ حالانکہ مؤلفۃ القلوب وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض دنیاوی رکاوٹوں سے اسلام کا اظہار نہ کرسکتے ہوں ان روکوں کے دور کرنے میں ان کی مدد کیجائے۔ تاکہ وہ جرأت سے اسلام کا اظہار کرسکیں۔ اگر تم باوجود زبان سے اقرار اسلام و ایمان کرنے کے پھر بھی مؤلفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہو۔ تو مومنوں میں کب شامل ہوگے۔ ایسے لوگوں سے تو مؤلفۃ القلوب بھی اچھے ہیں کیونکہ انکی امید ہے اور یہ اقرار کے باوجود پھر پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور ایمان پر مضبوط نہیں اور ان کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں۔ ابھی تو تمہاری وہ حالت بھی نہیں جو تم دعوے کرو کہ تم مومن ہو۔ مگر خدا کہے کہ تم مومن نہیں بلکہ مسلم ہو۔ گویا ابھی خدا سے مسلم کا خطاب پانے کے لئے ایک اور زمانہ آنے کے امیدوار ہو۔

پس ابتلا وہی ہے جسکو انسان محسوس کرے اور قدم لڑکھڑانے لگیں۔ اور پھر ایمان پر ثابت قدمی ہو۔ یہ نفس کا دھوکہ ہے کہ کہا جائے ہم نے فلاں فلاں ابتلا کو برداشت کیا اصل بات یہ ہے کہ جس کو برداشت کر لیا وہ ابتلا تمہارے لئے نہ تھا۔ بلکہ اوروں کے لئے تھا۔

**خدا کے طالب ہو تو مسیح موعودؑ کے پیچھے چلو**

اگر تم خدا سے ملنا چاہتے ہو تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم ان قواعد پر عمل کرو جن سے خدا ملتا ہے ورنہ تمہارے تمام دعاوی سراب کی طرح ہوں گے۔ جن سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

# ہندوستان کی خبریں

**لائل پور میں سنٹرل سکھ لیگ کا اجلاس** لائل پور میں سکھ لیگ کا جلسہ زیر صدارت سردار امر سنگھ چھبالیہ ہوا۔ ۱۰ اکتوبر کے اجلاس میں حسب ذیل قرارداد پاس کی گئی۔

یہ جلسہ جتھہ خالصہ یوں اور ان مہربانوں کی [illegible] پر اظہار نفرت کرتا ہے۔ جو انہوں نے شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی واسطے کے خلاف حکومت پنجاب کی خدمت میں ایماء دیکر سکھ قیدیوں کو رہائی دلانے میں کی ہے۔ ان سکھوں نے جو حکومت سے اقرار کر کے جیل خانوں سے باہر آگئے۔ اپنے آپ کو پنتھ کے حوالے کر دیا اور اعلان کیا ہے کہ انہیں دھوکہ دیا گیا تھا کہ سکھ لیگ نے منظور کر لیا ہے کہ تمام سکھ اقرار نامہ لکھکر جیل خانوں سے باہر آجائیں۔ چونکہ اب سکھ لیگ کا حکم معلوم ہو گیا ہے لہذا سب پھر جیل خانے میں جانے کو تیار ہیں اور وہ جرمانہ [illegible] جو پنتھ ان پر عائد کریگا۔ یہ تجویز بکثرت رائے سے منظور ہوئی۔

**دو ہزار آٹھ سو تیس موپلا سزایاب ہوئے** شملہ ۱۰ اکتوبر کالی کٹ ملابار کی اطلاع ہے کہ ۳ اکتوبر تک سرسری سماعت کے بعد مندرجہ ذیل سزائیں دی گئیں ۸۰۱ سشن سپرد ۱۶۳۴ کو دو دو سال کی سزا۔ ۹ کو بیس ماہ کی ۲۱ کو ۱۹ ماہ کی ۵۸ کو اٹھارہ ماہ۔ ۲۳۹ کو ایک سال کی ۱۰ اکیس کو ۹ ماہ کی۔ چوالیس کو چھ ماہ کی ایک کو ۴ ماہ کی دو کو تین ماہ کی ایک کو دو ماہ کی ۱۹ رہا کئے جاچکے ہیں ایک کو سزائے تازیانہ دی گئی میزان سزا یافتگان ۲۸۳۰ ہے۔

**ننکانہ صاحب کے مقدمے کا فیصلہ** ننکانہ صاحب کے مشہور مقدمہ کا فیصلہ سنا دیا گیا۔ ۳ آدمیوں کو پھانسی کا حکم ہوا ہے۔ جن میں مہنت نرائن داس بھی ہے۔ ۸ کو حبس دوام بعبور دریائے شور ۶ کو رہا کیا گیا۔ اور باقی کو سات سات سال کی قید کی سزا دی گئی۔

**سر سکرن ناتھ اور اندور کی وزارت** موجودہ مہاراجہ سوائے تکوجی راؤ جب سے اندور کی گدی پر بیٹھے ہیں۔ اس ۹ سال کے عرصہ میں سات دیوان مقرر ہو چکے ہیں اب خبر ہے کہ سر سی سکرن ناتھ ریاست ہلکر کی وزارت کا چارج لینے والے ہیں۔

**ترک قیدیوں کو زہر آلود پانی میں نہیں نہلایا گیا** حکومت پنجاب کا اعلان مظہر ہے کہ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی تھی کہ مالٹا میں ترک قیدیوں کو زبردستی زہر آلود پانی میں نہلایا گیا ہے۔ جس سے وہ اندھے ہو گئے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ قیدیوں کے جسموں کو جوؤں سے پاک کرنے کے لئے انہیں ادویہ ملے ہوئے پانی سے غسل دیا گیا تھا۔ یہ کہنا کہ کوئی شخص اندھا ہو گیا ہے۔ بالکل غلط ہے۔ بدقسمتی سے جنگ عظیم میں جو فوجیں مصروف پیکار ہوئی تھیں ان کے بعض زخمی اپنی بینائی کھو چکے ہیں۔

**کلکتہ میں کراچی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا** کلکتہ ۱۰ اکتوبر پراونشل خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام ایک پبلک جلسہ منعقد ہوا جس میں کراچی کا ریزولیوشن دوبارہ پاس کیا گیا۔

**وائسرائے کی اکسٹھویں سالگرہ** شملہ ۱۰ اکتوبر [illegible] نے ۱۰ اکتوبر بروز دوشنبہ اپنی اکسٹھویں سالگرہ منائی۔

**دسمبر تک سوراج کیوں نہ ملا** بمبئی ۱۰ اکتوبر مسٹر گاندھی نے کارخانوں کے علاقے میں ایک بڑے مجمع میں جہاں بہت سا غیر ملکی کپڑا جلایا گیا ایک تقریر کی جس میں علی برادران کے ذکر میں کہا کہ ہمارا فرض ہے کہ سپاہیوں کو مطلع کر دیں۔ کہ ہر گورنمنٹ جو ملک کا اعتماد کھو چکی ہے۔ نوکری کرنا نامناسب ہے۔ ہر ایک سپاہی جسے اپنے مذہب پر یقین ہے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان اپنی ملازمت چھوڑ دینی چاہئے۔ [illegible] تک سوراجیہ کے حاصل ہونے کے ذکر میں مسٹر گاندھی نے کہا کہ یہ ہمارا پختہ عقیدہ ہے اس میں شک نہیں کہ بہت کچھ ہو چکا ہے لیکن ابھی تک وہ کام جو ضروری ہے سرانجام نہیں دیا گیا۔

**مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ** اخبار ڈیموکریٹ نے مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی افواہ کو [illegible] میں بیان کیا ہے کہ باڈریٹ حلقوں میں یہ افواہ ہے کہ لارڈ ریڈنگ نے مسٹر گاندھی پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان کے معتمد کونسلروں یعنی ڈاکٹر سپرو اور مسٹر محمد شفیع نے کہا جاتا ہے کہ اسکی مخالفت کی۔ مگر ہز ایکسیلنسی نے جھکنے کا نام نہ لیا۔ مسٹر شفیع نے استعفیٰ دینے کی دھمکی دی ڈاکٹر سپرو نے بڑی سنجیدگی سے کہا کہ میں انقلاب پسندوں میں شامل ہو جاؤں گا اور مسٹر شرما نے بطور پیشگوئی کہا۔ کہ تباہی آجائیگی۔ مگر افواہ ہے کہ لارڈ ریڈنگ برابر اڑے رہے۔

**علی برادران** بمبئی ۱۰ اکتوبر معلوم ہوا ہے کہ علی برادران وغیرہ کا مقدمہ [illegible] اور دیگر ان کو ہمراہ لیڈروں کے مقدمہ کی سماعت جوڈیشل کمشنر سندھ کی عدالت میں ۱۲ نومبر کو شروع ہوگی

**لیڈی [illegible] سے ایک ٹکٹ انسپکٹر کا سلوک** [illegible] کہ ایک [illegible] معلوم ہے کہ اسنے ایک یورپین ٹکٹ کلکٹر پر برطرف کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس نے ۲۴ ستمبر کو سون سٹیشن کا لحاظ [illegible] ریلوے پر عقل اور راستی [illegible] کی کمی کا اظہار کیا اور سیکنڈ کلاس سے جس میں لیڈیوں کے واسطے ریزرو تھا اور جس میں [illegible] خان کی بیوی بیٹھی تھیں ایک مرد کو بٹھا دیا۔

**مسٹر محمد علی کا پیغام** مسٹر محمد علی نے مجلس [illegible] سے اعلان ہندوستانیوں کے نام شائع کیا ہے کہ میں قید [illegible] کو نظر حقارت سے دیکھتا ہوں اس لئے اپنے اہل وطن سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ آئندہ اجلاس کانگرس کے موقع پر جو احمد آباد میں منعقد ہوگا۔ جمہوریت ہند کا اعلان کر کے مجھ کو قید سے رہا کرائیں۔

**ایک خاص ریزولیوشن پیش کرنے کی اجازت نامنظور** [illegible] کونسل کے اجلاس میں [illegible] ریزولیوشن پیش ہونے والا تھا۔ جس کے پیش کرنے کی [illegible] وائسرائے نے منظوری نہیں دی [illegible] رائے۔ ہے اور گورنر کی کونسل [illegible] اپنے [illegible] خصوصی [illegible]

# غیر ممالک کی خبریں

**انور پاشا کوہ قاف میں** لندن کی خبر ہے کہ جمہوریہ آذربائیجان میں بالشویک کے خلاف جذبہ پیدا ہو رہا ہے کہ مابین میں شبہ آذربائیجان کے مسلمانوں کے مقابلہ میں روسی سپاہ احمر کا نقصان کئی ہزار مقتول۔ ۳ ہزار زخمی چھ ہلکی توپیں۔ ۱۸ کلدار توپیں ہوا ہے سویٹ حکومت کے کہنے پر انور پاشا ۲۹ بریگیڈوں کو ساتھ لے کر شمالی کوہ قاف میں آگئے ہیں تاکہ توم پرست آذربائیجانیوں اور باغیوں میں گفت و شنید ہو جائے۔

**یونانیوں کی پسپائی کی رفتار** لندن ۶ راکتوبر رپوٹر کا بیان ہے کہ یونانی ذرائع موجودہ حالت جنگ کی نسبت بیتار ہے ہیں کہ یونانی محاذ بدستور ہے ترک عسکی شہر کے شمال میں یونانی میسرہ کی دیکھ بھال کر رہے ہیں لیکن ان کی توجہ زیادہ تر جنوب کی جانب قیوم زہ حصار کی طرف مبذول ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ یونانی سکاریہ کے مغرب میں دس میل روزانہ کی معمولی رفتار سے پسپا ہوئے ہیں۔

ایک قسطنطنیوی خبر مظہر ہے کہ اکشیاء کو چک میں جنگ کے شعلے سرد ہو گئے ہیں یونانیوں نے اپنی پسپائی کے دوران میں انگورا سے عسکی شہر تک سنہ میل تک ریلوے لائن تباہ کر ڈالی۔ ترکوں کو اپنی فوجی ضروریات کے لئے اس کو مرمت کرنا پڑا۔

**خراسان کا لیڈر مارا گیا** لندن ۶ راکتوبر حکومت ایران کا سرکاری بیان مظہر ہے کہ محمد تقی نے جس کی سیادت میں صوبہ خراسان نے دو ماہ ہوئے خود مختاری کا اعلان کیا تھا شکست کھائی اور میدان میں مارا گیا اس کے رفقاء نے حکومت کی افواج کے سامنے ہتھیار ڈال دیئے۔

**روس کی طرف سے برطانیہ کے الزامات کا جواب** لندن ۸ راکتوبر۔ میم لٹوینافٹ کی طرف سے برطانیہ کو اپنے مراسلہ ۲۰ ستمبر کا جواب موصول ہو گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ اس بارے میں برطانیہ کے محکمہ خارجہ کو گمراہ کیا گیا ہے۔ عہد نامہ انگلستان و روس کے بعد سے بولشویک حکومت نے ہندوستانی انقلاب پسندوں سے کوئی تعلق نہیں رکھا۔ ایشیائی بولشویک نمائندوں کو تاکید کر دی گئی ہے۔ کہ وہ برطانیہ کے خلاف کسی تحریک میں حصہ لینے سے محترز رہیں۔

**مسٹر مانٹیگو کی پریشانی** لندن ۷ راکتوبر انڈیا آفس نے وہ خط و کتابت شائع کی ہے جو مسٹر مانٹیگو اور لارڈ لٹن کے درمیان اس کے بعد ہوئی جبکہ ہندوستان کی لیجسلیٹو اسمبلی نے لارڈ لٹن کی کمیٹی کے اخراجات کے لئے دو لاکھ روپیہ دینا نامنظور کر دیا۔ جسے مسٹر مانٹیگو نے ولایت میں تعلیم پانے والے ہندوستانی طلباء کے معاملات پر غور کرنے کے لئے مقرر کیا تھا۔

مسٹر موصوف نے لارڈ لٹن اور اس کے ساتھیوں کے تکلیف اٹھانے کے بارے میں معذرت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں اسمبلی کے اس فیصلہ سے اختلاف کے باوجود۔ اس امر کی شکایت نہیں کرونگا۔ کہ اسمبلی نے ان اختیارات کا استعمال کیا ہے۔ جو میرے مشورے سے پارلیمنٹ نے اسے دئیے ہیں۔ اس لئے آپ اس سال کا جانا ملتوی کر دیں۔ آپ نے جو تحقیقات ہندوستانی طلباء کے لئے کی ہے وہ مجھے مہیا کر دیں ممکن ہے آپ کی رپورٹ سے اسمبلی کو معلوم ہو کہ اس کمیٹی کا ہندوستان جانا کس قدر ضروری ہے۔

**یونان کا ترکوں سے لڑنے کا مقصد** ایتھنز ۶ راکتوبر ایک نیم سرکاری بیان مظہر ہے کہ یونان کا مقصد علاقہ فتح کرنا نہیں۔ بلکہ یہ کہ کمال پاشا واقعات کی پوزیشن کو تسلیم کر لیں برطانیہ نے اعتدال کا مشورہ دیا تھا۔ اس کے جواب میں یونانی گورنمنٹ کا اعلان ہے کہ ہم علاقہ فتح کرنے کے لئے جنگ نہیں کر رہے۔ ہم اپنے مخالفوں کے ساتھ اعتدال کا سلوک کرینگے۔

**پیٹروں گراڈ میں حالت جنگ کا اعلان** ریوال ۸ راکتوبر پیٹروگراڈ کے سوویٹ نے یکم اکتوبر سے پیٹروگراڈ میں حالت جنگ کا اعلان کیا ہے قحط کی وجہ سے بہت سے کمیونسٹ علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کسانوں کی طرف سے جو زمینوں کی پرائیویٹ ملکیت کے حق میں ہیں۔ بہت مخالفت ہو رہی ہے۔

**ٹراٹسکی کی جان لینے کی کوشش** پیرس ۸ راکتوبر ریگا کا ایک تار مظہر ہے کہ ڈائنامیٹ کے کارتوس گاڑی کو تباہ کرنے کی غرض سے ریلوے پر رکھ دئے گئے۔ لیکن ایک مال گاڑی ٹراٹسکی کی گاڑی کی بجائے جو پہلے گئی تھی۔ اڑ گئی۔ مال گاڑی کی چالیس گاڑیاں بالکل تباہ ہو گئیں متعدد جانوں کا بھی نقصان ہوا ہے۔

**فرانس اور جرمنی کا معاہدہ** لندن ۱۰ راکتوبر فرانس اور جرمنی کے درمیان ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے جرمنی تاوان جنگ کو نقدی کی صورت میں ادا کرنے کی بجائے جنس کی صورت میں ادا کریگا۔

**افیون قرا حصار پر یونانیوں کی فتح** لندن ۱۱ راکتوبر ایتھنز کا تار مظہر ہے کہ ایک یونانی سرکاری اعلان میں یہ دعوے کیا گیا ہے کہ ۳۰ ستمبر کو افیون قرا حصار کے توس نما علاقہ میں جو جنگ شروع ہوئی تھی۔ وہ ۸ راکتوبر کو ختم ہو گئی اور اس میں یونانیوں کو شاندار فتح حاصل ہوئی ترکوں کو پسپا ہوتے وقت سخت نقصانات اٹھانے پڑے۔

**انگریز ایران سے واپس آ رہے ہیں** لندن ۱۱ راکتوبر رپوٹر کا بیان ہے کہ چونکہ جنوبی ایران سے انگریزی فوجوں کو ہٹا لینا پڑا ہے۔ اس لئے شیراز کی برطانوی قنصل نے حکم دیا ہے کہ اس علاقہ سے تمام انگریز مع اپنے اہل و عیال کے روانہ ہو جائیں کیونکہ ان کی حفاظت کے لئے کوئی فوج نہیں رہی ہے۔

---

## نارتھ ویسٹرن ریلوے

### نوٹس

---

بحوالہ اس دفتر کے نوٹس مورخہ ۲۹ راگست ۱۹۲۱ء پبلک کو اطلاع دی گئی تھی۔ کہ اب کھانے کی گاڑی ۸۵ اپ اور ۸۶ ڈاؤن بمبئی میل کے ساتھ لاہور اور امرتسر کے درمیان ۱۵ راکتوبر تک چلیگی۔ یہ کھانے کی گاڑی دوسری اطلاع تک اسی طرح چلتی رہے گی۔

دفتر ٹریفک منیجر لاہور ۱۳ راکتوبر ۱۹۲۱ء — ڈی۔ ایچ بوتھ ٹریفک منیجر

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی ضیاء الاسلام پرنٹرز و پبلشرز مشین قادیان میں چھپکر شائع ہوا)